خطاب ضبطِ تحریر: سید عطاء المنان بخاری

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

تکمیلِ حفظِ قرآن

(مدرسہ معمورہ، دار بنی ہاشم، ملتان کے طلباء حافظ محمد کاظم، حافظ محمد سرفراز اور حافظ محمد منوّر کے قرآن پاک حفظ کرنے اور محمد ابوبکر کے قرآن پاک ناظرہ مکمل کرنے پر منعقدہ تقریب سے خطاب۔ ۲۶/جون ۲۰۰۳ء)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَصَلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُجْتَبٰی اَمَّا بَعْد. فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اِنَّ ھٰذَاالْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ (۱) وَقَالَ تَعَالٰی وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ (۲) صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

عزیز طلباء، اساتذہ کرام اور حاضرین مجلس! یہ بہت ہی مبارک تقریب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر اپنا خاص فضل فرمایا کہ اس کے پاک کلام کی تقریب تکمیل حفظ میں ہم سب لوگ شریک ہیں۔ عزیز طلباء اور بزرگوں سے ایک بات خصوصی طور پر آج کی محفل میں عرض کرنی ہے۔ دنیا کے لوگ بڑا اُس کو سمجھتے ہیں جس کے پاس مال ہو، جس کے پاس دنیاوی تعلیم کی بہت ڈگریاں ہوں۔ ڈگری والے کو کہتے ہیں کہ بہت پڑھا ہوا ہے، مال والے کو کہتے ہیں یہ بڑا اونچا آدمی ہے۔ یاد رکھو! اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں ان ڈگریوں اور اس مال کی کوئی حقیقت نہیں، اس لیے کہ یہ اللہ کے ہاں کام آنے والی چیزیں نہیں ہیں، صرف دنیا میں کام آنے والی چیزیں ہیں۔ ان ڈگریوں نے اللہ کے ہاں کوئی سفارش نہیں بننا اور اس مال نے بھی اللہ کے ہاں اس کو بڑا نہیں بنانا، سفارش کرنی ہے تو قرآن نے اور بڑا بنانا ہے تو بھی قرآن نے۔ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کعبۃ اللہ کی چھت پر چڑھ جاؤ اور اذان دو، اس وقت بڑے بڑے رؤسائے قریش حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، وہ سب کہنے لگے کہ ھٰذاالْعَبْدُ یُؤَذِّنُ (یہ غلام اذان دے گا)، رؤسائے قریش میں سے کسی کو اذان دینے کا یہ حق نہیں ہے؟ نبی مکرم ﷺ نے خاموشی اختیار کی، علماء لکھتے ہیں کہ اس وقت آیت نازل ہوئی۔ اللہ پاک نے ان کے سوال کا جواب دیا کہ یہ غلام ہی اذان دے گا، رؤسا میں سے کوئی اذان نہیں دے سکتا۔ انہیں اپنے نسب، اپنے مال اور اپنے اقتدار پر فخر تھا کہ ہم صاحب اقتدار لوگ ہیں۔ ہمارے پاس مال موجود ہے ہم رؤسا ہیں ہم قریش ہیں اور یہ کل کا غلام جو بکتا بکتا حضور ﷺ کے پاس پہنچا

---

(۱) ''یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو سب سے سیدھی ہے۔'' (بنی اسرائیل:۹)
(۲) ''اور تجھ کو تو قرآن پہنچتا ہے ایک حکمت والے خبردار کے پاس سے۔'' (النمل:۶)

’آج بھی غلام ہے، یہ ہمارے سامنے کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دے گا۔ اس کو یہ اعزاز؟ اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ. اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات: ۱۳)

(’’اے لوگو! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے۔ رکھیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تا کہ آپس کی پہچان ہو۔ تحقیق عزت اللہ کے ہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے‘ خبردار ہے۔‘‘)

دو باتیں آج عرض کرنی ہیں، ایک تو یہ ہے کہ جتنے بھی دنیا میں علوم وفنون رائج ہیں، ان کے ذریعے اللہ پاک ہدایت نہیں دیتا، صراطِ مستقیم حاصل نہیں ہوتا۔ سیدھا راستہ تلاش کرنا چاہتے ہو تو قرآن کریم‘ جسے اللہ نے اپنے حبیب کریم ﷺ پر نازل فرمایا‘ اس کے بغیر سیدھا راستہ نہیں مل سکتا۔ انسانی عقلوں سے نکلے ہوئے جتنے بھی فنون ہیں‘ جتنی بھی کتابیں ہیں‘ جتنے بھی راستے ہیں‘ جتنے بھی نظام ہیں‘ جتنے بھی قوانین اس کائنات میں ہیں‘ وہ انسان کو سیدھا راستہ نہیں بتا سکتے۔ اس لیے کہ انسان خود ناقص ہے اس کے ترتیب دیے ہوئے ہدایت نامے بھی ناقص ہیں۔ اللہ پاک مخلوق کا مالک ہے۔ اس نے اپنی مخلوق کے مزاج اور ضرورت کے مطابق‘ جو ترتیب دی ہے وہ اکمل ہے۔ ساری زندگی گزارنے کے طریقے اس میں موجود ہیں۔ جب تک مسلمان اس کے طریقوں پر عمل نہیں کرے گا‘ اس وقت تک اس کے اندر اللہ سے ڈرنے کی صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اللہ سے ڈرنے کی صفت پیدا ہونے سے ہی اللہ کے ہاں وہ بڑا بنے گا اور دوسری بڑی عجیب بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’میں نے آپ کو اپنا یہ کلام پڑھنے کے لیے دیا ہے۔ مگر اُمت اس کلام سے غافل ہو گئی ہے۔‘‘ جس طرح اللہ عظیم ہے‘ اسی طرح اس کا کلام بھی عظیم ہے۔ علماء لکھتے ہیں جس طرح اللہ سے اس کی عظمت الگ نہیں ہو سکتی‘ اُسی طرح قرآن سے اُس کی عظمت الگ نہیں ہو سکتی۔ یہ اللہ کا کلام ہے‘ اس لیے عظمت والا ہے۔ جس آدمی نے اس عظمت والے کلام کو پڑھا‘ وہ خدا کے ہاں عظمت والا ہو گیا۔ یہ دنیا کی ڈگریاں قبر میں کام آئیں گی نہ حشر میں کام آئیں گی۔ دنیا اور قبر میں یہی قرآن کام آئے گا، حشر میں بھی یہی قرآن کام آئے گا۔ عظمت والے بندے کے لیے قرآن پڑھنا ضروری ہے‘ مال دار ہونا ضروری نہیں ہے، کوٹھی، کار، بنگلہ ضروری نہیں۔ قرآن تمہارے سینوں میں آ گیا تو یوں سمجھو تم عظیم بن گئے اور اس عظمت پر اللہ کا شکر ادا کرو، تکبر نہ کرو۔ دنیا کی ڈگری والے متکبر ہو جاتے ہیں: ’’جناب! میں ڈبل ایم اے ہوں‘ میں نے پی ایچ ڈی کی ہے، لندن ہو کر آیا ہوں۔‘‘ یاد رکھو! قرآن پڑھنے والا عظیم ہے۔ اس بات کا فرق ذہنوں میں بٹھا لو کہ تم ہی عظیم لوگ ہو۔ سکول، کالج نہیں۔ یہ مدارس عظمت والے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تم سب کو عظیم بنائے اور جن کی اولادوں نے قرآن پاک پڑھ لیا وہ عظیم اولاد کے عظیم ماں باپ بن گئے‘ یہی تمہارے سفارشی ہوں گے‘ ڈگریوں والے سفارش نہیں کریں گے۔ قرآن والا سفارش کرے گا اور ان کے صدقے تمہیں ایسا تاج پہنایا جائے گا‘ جیسے انبیاء (علیہم السلام) کے سروں پر تاج ہوں گے‘ کسی ایم اے یا پی ایچ ڈی کے سر پر تاج نہیں رکھا جائے گا۔ قرآن پڑھنے والے کے سر پر تاج رکھا جائے گا۔ اللہ پاک اس عظمت کو سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ عظیم لوگ بن گئے کہ آپ کے گھروں میں یہ چراغ جل گئے یہ روشنی آ گئی۔ جن گھروں میں قرآن نہیں پڑھا جاتا‘ وہاں اندھیرا ہے‘ خواہ ان کے پاس مال دولت‘ اقتدار سب کچھ موجود ہو، اللہ آپ کو یہ روشنی مبارک کرے۔ (آمین)